

تمباکو نوشی

قسط نمبر ۱

شریعت و فطرت، صحافت و حکومت اور طب و حکمت کی نظر میں

تحریر: محمد منیر قمر سیالکوٹی

ترجمان شریعت کورٹ الخبر- سعودی عرب

شراب نوشی، مخدرات و مفترات اور نشہ آور اشیاء کے بعد تمباکو نوشی کی باری آتی ہے وہ حق کی چلم میں بھر کر پیا جاتا ہو یا پان کے پتے میں لپیٹ کر، سگریٹ و بیڑی کی شکل میں استعمال ہوتا ہو یا نسوار کی صورت میں کھلایا جاتا ہو۔ یہ سب تمباکو نوشی اور تمباکو خوری کی مختلف شکلیں ہیں اور شر ہوں یا دیہات، ہر جگہ کسی نہ کسی رنگ میں خوب عروج پر ہے اور اسے بڑے لابلالی پن سے لیا جاتا ہے جیسے یہ کوئی بری چیز ہی نہ ہو لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسکے بارے میں کچھ تفصیل ذکر کر دی جائے۔

(یہ مضمون دراصل ہماری چند ریڈیائی تقاریر کا مجموعہ ہے جنہیں ہمارے دوست مولانا غلام مصطفیٰ فاروق صاحب نے تحریر شکل دے دی ہے۔ (۱۲۷ھ اللہ فرما)

تاریخ ابتداء: حکومت قطر کے شرعی کورٹس کے چیف جسٹس علامہ احمد بن حجر آل بو طائی کی تحقیق کے مطابق یہ تمباکو (۱۰۰۰ھ) کے بعد کی پیداوار

ہے۔ (الخبر سائر المسکرات صفحہ ۱۵۵) اور سعودی عرب سپریم کورٹ کے قاضی شیخ علی بن قاسم الشیفی (مکہ المکرمہ) نے تمباکو کو (۱۰۲۰ھ) کی پیداوار قرار دیا ہے۔ (الحوار المسین عن انوار

الحدیث صفحہ ۲۳ طبع اول) جبکہ کویت سے شائع ہونے والی ایک کتاب "التدخین فی

ضوء العلم" یعنی "علم جدید کی روشنی میں تمباکو" کے سعودی مصنف پروفیسر شیخ

ابراہیم بن محمد الشیعی نے اس سلسلہ میں بڑی عمدہ بات کہی ہے کہ تمباکو نوشی کی تاریخ

معلوم کرنا اور یہ جاننا کہ اس کا پودا سب سے پہلے کب اور کہاں بویا گیا؟ اور اس کے ماوے

کا انکشاف کب ہوا؟ یہ معلومات ہمارے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتیں بلکہ اصل

اہمیت اس بات کی ہے کہ تمباکو نوشی کے نتائج کیا ہیں؟ اور اس کی شرعی و عقلی حیثیت کیا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ تاریخ میں اس سے متعلقہ ابتدائی معلومات نہیں ملتیں اور قدیم مورخین اس کے ذکر سے خاموش ہیں۔ اور تاریخ کے سینے میں جو بات محفوظ ہے وہ یہ ہے کہ (۱۳۱۹ء) میں کولمبس اور اس کے ساتھیوں نے وسطی امریکہ کا انکشاف کیا۔ (مشہور تو یہی ہے جبکہ بعض مسلم و غیر مسلم، انشوروں نے بعض دستاویزات کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ کولمبس سے صدیوں پہلے مسلمانوں نے اس سرزمین پر قدم رکھا ہے۔ اس موضوع پر تقریباً نصف صدی سے ایک بحث چلی آ رہی ہے۔ [ماہنامہ افواج۔ محکم پور، انڈیا شمارہ بابت ماہ مئی ۱۹۹۲ء] تو انہوں نے وہاں ریڈ انڈین لوگوں کو دیکھا کہ وہ تمباکو نوشی کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ تو تمباکو کے لفافے سے بنا کر انہیں ایک طرف سے آگ لگاتے اور دوسری طرف سے کش لگاتے تھے۔ گویا کہ یہی صورت بعد میں ترقی کر کے سگریٹ کی شکل اختیار کر گئی اور ان میں سے بعض لوگ تمباکو کے پتے آگ کی انگلیٹھی میں کونکوں پر رکھتے اور ان سے اٹھنے والے دھوئیں کو ناک سے سوگھتے۔ گویا اسے تھوڑی سی تریم و ترقی کے بعد حقے اور چلم کی شکل دے دی گئی اور اسے ناک سے سوگھنے کی بجائے منہ سے کش لگائے جانے لگے۔ جبکہ کئی منشیات آج بھی ناک سے ہی سوگھی جاتی ہیں۔

کولمبس اور اس کے ساتھی جب پرتگال واپس لوٹے تو اپنے ساتھ تمباکو کا پودا بھی لے آئے اور اپنے ملک میں اسکی کاشت شروع کر دی اور لوگ اس کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ پرتگال میں فرانسیسی سفیر میسونیکوٹ نے اس پودے میں خصوصی دلچسپی لی اور اسکا بیج فرانس لے گیا اور وہاں یہ تمباکو کا پودہ اس سفیر کے نام سے ہی معروف ہوا۔ اور پھر اس پودے کی کاشت میکسیکو میں بھی ہونے لگی اور اس کے بعد یہ ہسپانیہ میں بھی بویا جانے لگا اور برطانیہ میں سب سے پہلے جس شخص نے تمباکو کاشت کیا وہ سرولز ویلی تھا۔ اس نے اس کی کاشت (۱۵۸۳ء) میں کی۔ پھر اسکی کاشت دوسرے یورپی ممالک میں بھی ہونے لگی اور ترکی کے راستے یہ شجرہ خیشہ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں بھی داخل ہو گیا اور مشرقی ممالک میں سب سے پہلے اسکی کاشت (۱۹۰۱ء) میں مصر میں ہوئی اس طرح عربی ممالک

میں سب سے پہلے یہ "شرف" مهر کو حاصل ہوا۔ پھر سعودیہ کو اور اس کے بعد بہت جلدی دوسرے عربی ممالک میں بھی پھیل گیا۔

میکسیکو اور امریکہ میں ۲۵۰۰ (دو ہزار پانچ سو) سال پہلے تمباکو کا وجود ظاہر ہوا۔ جبکہ یورپ میں یہ پندرہویں صدی عیسوی میں آیا اور وہاں سے ترکی کے راستے یہ اسلامی ممالک میں داخل ہوا۔ (بحوالہ من انضر المسکات والمہذرات، عبد اللہ بن جار اللہ۔ طبع جامعہ الانام ریاض ۱۹۸۹ء) اور مجلہ الدعوة کی تحقیق میں آغاز ۲۵۱۰ سال ہے۔ (الدعوة الریاض شمارہ ۹۸۲ بیت ۱۱)

(مارچ ۱۹۸۵ء)

لفظ تمباکو و سگریٹ: تمباکو کے اس پودے کے مختلف علاقوں میں مختلف نام تھے۔ کسی علاقے میں اسے اس شخص کا نام دیا جاتا تھا۔

جو سب سے پہلے اسے اپنے ساتھ کسی دوسرے علاقے سے لانا اور کہیں اسے اس علاقے کا ہی نام دے دیا جاتا تھا جہاں اس کی کاشت ہوتی تھی۔ مثلاً فرانسیسیوں نے پرتگال میں اپنے سفیر میونیکوٹ کے نام پر اس پودے کا نام نیونیون رکھا۔ کیونکہ وہی اسے پرتگال سے لایا تھا۔ کینیڈا، وسطی امریکہ اور جزائر نو بیگو میں یہ نو بیگو کہلایا اور ہسپانیہ والے اسے نو بیگل کہتے ہیں۔ ہمارے ہندوپاک میں اسے تھوڑی سی تراش خراش کے بعد تمباکو کہا جانے لگا اور میکسیکو کے تابع جزائر تباگو میں اس کی کاشت ہوئی تو وہاں بھی اسے تمباکو اور تبگ کہا گیا اور ترکی میں دھوئیں کو "توتوں" کہا جاتا ہے لہذا انہوں نے تمباکو کا نام بھی تن ہی رکھ دیا اور عربی میں تقریباً سبھی ناموں کو معرب کر کے اسے تن بھی کہا جاتا ہے ایسے ہی تنباک اور تنج بھی۔ اور کچھ ایسا ہی معاملہ لفظ سگریٹ کا بھی ہے کہ اصلاً یہ کسی کے نام پر پہلے پہل سگاروز کہلایا اور پھر کثرت استعمال کے نتیجے میں اس کے آخری دو حرف ساقط کر کے اسے سگار کہا جانے لگا جو کہ اب بھی ایک شکل میں موجود ہے اور عربی میں اس کے معرب لفظ سیمجارہ، سیکارہ، جگارہ اور زگارہ مستعمل ہیں۔ البتہ اردو انگلش میں سگار تمباکو ہی سے بنا ہوتا ہے اور جسامت میں بڑا ہوتا ہے جبکہ اسکی چھوٹی جسامت سگریٹ کہلاتی ہے۔

بیزی و نسوار بھی تمباکو نوشی و تمباکو خوری کی شکلیں ہیں اور جب اسے پان میں ڈال کر کھنایا جائے تو بھی بات وہی ہے بس طریقہ بدل جاتا ہے۔ (تقلا عن احمد بن حنبل فی ضوء العلم الحديث ۱۵-۱۷، بتصرف و اضافہ)

اس تمباکو نوشی اور تمباکو خوری کا آغاز و ابتداء چونکہ طلوع آفتاب اسلام سے ایک ہزار سال بعد ہوا۔ لہذا اس کی حلت و حرمت اور ابادت و قباحت کے بارے میں ظاہر ہے کہ قرآن و سنت میں صراحت نہیں لیکن اسلام چونکہ وہ دین ہے جو بعثت مصطفیٰ ﷺ سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کیلئے ہے۔ لہذا اس کو ارضی پر وجود میں آنے پر چیز کے حلال و حرام اور مکروہ و مباح ہونے کے بنیادی اصول اسلامی تعلیمات میں موجود ہیں۔ جن کی کوئی پرکھ کر کسی بھی چیز کے بارے میں شرعی حکم معلوم کیا جا سکتا ہے دوسری کئی چیزوں کی طرح ہی تمباکو کا معاملہ بھی ہے اور فقہائے دین اسلام نے اس کا شرعی حکم بھی واضح فرمایا ہے۔

تمباکو نوشی: غیر مسلم حکومتوں، اداروں اور صحافت کی نظر میں:

اس کی شرعی حیثیت کا تعین تو ایک طرف رہا۔ تمباکو کے مضرات و نقصانات کے پیش نظر اس کے استعمال کے آغاز میں ہی انسداد تمباکو نوشی و تمباکو خوری کی مہم سرکاری و عوامی ہر سطح پر شروع ہو گئی تھی۔

چنانچہ (۱۹۲۸ء) میں عیسائیوں کے مرکزی راہنما بابا ارحین سوم نے ہر اس شخص کا چرچہ میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا جو تمباکو کا کسی بھی طریقہ سے استعمال کرتا ہو اور (۱۹۵۰ء) میں ریشیا ماسکو کے حاکم فیڈرو فینس نے تمباکو نوشی کرنیوالوں کیلئے سخت سزائیں مقرر کیں جو عام مار پیٹ کے علاوہ بعض حالات میں پھانسی دینے تک تھیں۔ اور (۱۹۵۲ء) میں انگلستان حکومت نے پارلیمنٹ کے ارکان کی تصدیق کے ساتھ ایک قانون وضع کیا جس کی رو سے تمباکو کی کاشت کو ممنوع قرار دیا گیا اور یہ قانون بڑی مدت تک نافذ العمل رہا۔ پھر (۱۹۰۳ء) میں شاہ انگلستان جیمز اول نے ایک مقالہ لکھا جس میں تمباکو کا استعمال کرنے والوں کو تنقید و استہزاء کا نشانہ بنایا جس کے آخر میں یہ بھی لکھا کہ تمباکو نوشی ایک

ایسی عادت ہے جسے ہر سلیم العقل انسان کی آنکھ ناپسند کرتی ہے اور ناک کراہت کا اظہار کر رہی ہے اور یہ تمباکو دماغ اور ہمسیمروں کیلئے سخت نقصان دہ ہے اور پھر اپنے ملک میں تمباکو نوشی کو سختی کے ساتھ روک دینے کے آرڈر جاری کر دیئے اور ان کے خلاف سخت ایکشن لینے کا حکم دے دیا اور اس کے باوجود باز نہ آنے والے لوگوں کے بارے میں یہ حکم جاری کر دیا کہ انہیں ملک بدر کر کے امریکہ کے ریڈ انڈین لوگوں میں چھوڑا جائے۔

اسی طرح جاپان اور دوسرے یورپی ممالک نے بھی اس وباء کی روک تھام کیلئے بطور سزا بڑے بڑے جرمانے اور ٹیکس عائد کئے۔ جبکہ مشرقی ممالک خصوصاً مشرق وسطیٰ کے حکام نے تمباکو نوشی کرنے والوں کو جرمانوں اور ٹیکسوں کی سزائیں دیں بلکہ بعض حالات میں ان کے ہونٹ اور کان کاٹ دیئے جاتے اور کبھی قتل بھی کر دیا جاتا تھا۔

ترکی میں سلطان مراد چہارم نے شراب کے بارے میں قرآن و سنت کی نصوص اور شریعت اسلامیہ کے احکام کے پیش نظر تمباکو کا استعمال بھی حرام قرار دیا اور تمباکو نوشی پر سزائیں دیں۔

شاہ ایران عباس اول نے بھی تمباکو نوشی پر سزائے قتل نافذ کی (اللہ تعالیٰ فی ضوء العلم المحدث ۱۵-۱۶) مگر

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

موجودہ دور میں انسداد تمباکو نوشی کی کوششیں:

یہ تو پرانی باتیں ہیں ابھی اس موجودہ دور میں بھی انسداد تمباکو نوشی کے خلاف بھرپور کوششیں جاری ہیں۔ مختلف ممالک میں عالمی پیمانے پر کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ فلجی و رفاعی انجمنیں اپنے طور پر مہم چلائے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ کینسر کے خلاف سرگرم عمل امریکی ایسوسی ایشن نے اپنا ایک پانچ سالہ منصوبہ بنایا۔ جس میں طے کیا کہ وہ تمباکو کی کاشت کرنے والوں کو دی جانے والی سرکاری سہولتوں کو ختم کرائے گی اور سگریٹ فروشی کے دائرے کو تنگ کرے گی اور اس ایسوسی ایشن کے نمائندے نے کہا کہ ہمارا یہ منصوبہ صرف امریکہ میں ہر سال ستر ہزار (۷۰۰۰۰) انسانوں کی جانیں بچانے کا ضامن ہے جبکہ

امریکی لوگوں اور خصوصاً نوجوانوں میں سے پچاس ملین افراد تمباکو نوشی کرتے ہیں۔
 اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی کمائی کا واحد ذریعہ مختلف اشیاء کی ترویج پر
 ابھارنے والے اشتہارات اور ایڈورٹائزمنٹ ہے مگر تمباکو نوشی کی وباء کے عام ہو جانے اور
 اس کے نقصانات و خطرات کا گہرا احساس ہونے کی وجہ سے ان اداروں نے تمباکو نوشی کے
 خلاف ہر قسم کے اشتہارات مفت نشر کرنے کی پیش کش کی ہے۔

چنانچہ امریکی کانگریس کے سینیٹر فرانک موسیٰ کا بیان اخبارات نے شائع کیا ہے جس
 میں اس نے بتایا ہے کہ ریڈرز ڈائجسٹ، نیوزویک، ویزینس ویک، واشنگٹن پوسٹ اور کئی
 دوسرے جرائد و مجلات نے انہیں مراسلات بھیج کر یہ آفر کی ہے کہ جو شخص یا ادارہ تمباکو
 کے خلاف کچھ نشر کروانا چاہے ہم بلا معاوضہ نشر کریں گے۔ جبکہ جنوری ۱۹۷۰ء سے
 نیویارک ٹائمز نے سگریٹ کی ترویج پر ابھارنے والا کوئی بھی اعلان نشر نہ کرنے کا فیصلہ کر
 رکھا ہے جب تک کہ اس میں یہ صراحت موجود نہ ہو کہ تمباکو نوشی صحت کے لئے سخت
 نقصان دہ ہے۔ اس میں ایک خطرناک مادہ ٹار اور دوسرا نیکوٹین پایا جاتا ہے اور سگریٹ
 نوشی کے نتیجے میں کینسر ہو جانے کا احتمال ہے اور برطانوی ریڈیو نے سگریٹوں کے بارے میں
 تجارتی اعلانات کو نشر کرنے سے جولائی ۱۹۸۹ء سے مکمل انکار کیا ہوا ہے۔ اگرچہ اس انکار
 سے انہیں چار لاکھ اسٹرلنگ پونڈ سالانہ خسارہ ہو رہا ہے مگر تمباکو نوشی کے خطرات اور
 سرطان یا کینسر کی روک تھام کیلئے انہوں نے یہ خسارہ گوارہ کر لیا ہے۔ (التدخين في ضوء العلم

الحديث ۲۱-۲۲)

یہ تو غیر مسلم حکومتوں، بعض مسلم حکام، غیر مسلم اداروں، انجمنوں اور صحافت کی
 طرف سے انسداد تمباکو نوشی کی مہم کا مختصر تذکرہ ہے جبکہ دیگر بے شمار غیر مسلم مفکرین کے
 اقوال سے بخوف طوالت ہم صرف نظر کر رہے ہیں جنہیں شیخ علی بن قاسم الفیضی قاضی مکہ
 مکرمہ نے اپنی کتاب الحوار المسین عن اضرار التدخين والتقرین صفحہ ۱۰۱-۱۰۵ میں ذکر کر دیا
 ہے۔

شریعت اسلامیہ کی نظر میں:

اب آئیے دیکھیں کہ تمباکو کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا نقطہ نظر کیا ہے؟ اس سلسلہ میں ایک بنیادی بات تو ذکر کی جا چکی ہے کہ تمباکو چونکہ ۱۰۱۲ھ کے بعد کی پیداوار ہے لہذا اس کا ذکر صراحت کے ساتھ قرآن و سنت میں تو نہیں۔ البتہ ایسے اصول و قواعد ان میں موجود ہیں جن کی رو سے قیامت تک وجود میں آنے والی ہر چیز کے حلال و حرام اور مباح یا مکروہ ہونے کا پتہ کیا جاسکتا ہے اور تمباکو کے عہد سلف میں نہ ہونے کی وجہ سے اس کا حکم واضح کرنے کا معاملہ متاخرین علماء کی بحث و تحقیق پر مبنی ہے۔ لہذا ان میں سے بعض نے تو اسے مباح و حلال قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض دیگر علماء نے اسے حرام کہا ہے اور جنہوں نے اسے حرام کہا ہے۔ ان میں سے بعض نے کہا ہے کہ یہ نشہ آور ہے لہذا اس کا استعمال کرنے پر حد جاری کی جائے اور بعض نے کہا کہ یہ سخت نقصان دہ چیز ہے لہذا احرام ہے مگر مسکریا نشہ آور نہیں۔ لہذا اس کا استعمال کرنے والے پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔ بلکہ اسے تعذیراً سزا دی جائے گی اور برصغیر پاک و ہند کے بعض علماء نے ان دونوں کی درمیانی راہ اختیار کی ہے اور کہا ہے کہ تمباکو نوشی نہ حلال ہے نہ حرام بلکہ مکروہ ہے اور ظاہر ہے کہ مکروہ چیز حلال تو ہوتی نہیں مگر اس پر حد بھی جاری نہیں کی جاتی اور نہ تعزیر ہوتی ہے اور ان تینوں آراء میں سے شرعاً اور عقلاً کون سی رائے صحیح تر ہے۔ اس کی تعیین کیلئے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس اختلاف کا اصل سبب معلوم کیا جائے تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جن لوگوں کے نزدیک تمباکو نہ نشہ آور ہے نہ نقصان دہ وہ تو اسے حلال سمجھتے ہیں اور جن کے نزدیک یہ نشہ آور اور نقصان دہ ہے وہ اسے حرام قرار دیتے ہیں اور بعض نے حرمت کے دلائل واضح نہ سمجھتے ہوئے اسے مکروہ کہا ہے۔

حلال و مباح کہنے والوں کے دلائل اور انکا جائزہ:

چند اہل علم اسے مباح و حلال قرار دیتے ہیں۔

۱۔ ان میں سے کتاب الفروق للقرافی کے حاشیہ تہذیب الفروق میں شیخ عبدالغنی نابلسی لکھتے ہیں کہ:

”جس چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں سکوت فرمایا ہے وہ چیز معاف و

مباح ہے اور اس کی ذلیل کے طور پر ترمذی و ابن ماجہ کی وہ حدیث ذکر کی ہے جس میں ہے:

الحلال ما احل الله في كتابه العزيز والحرام ما حرم الله في كتابه الكريم۔ وما سكت عنه من غير نسيان رحمة بكم فهو مما عفا الله عنه (تہذیب الفروق

۲۱۷/۱ بحوالہ موقف الاسلام۔ ۱۷۱-۱۷۲ صحیح سنن الترمذی حدیث (۱۳۱۰) سنن ابن ماجہ حدیث

(۳۲۶۷) صحیح الجامع لابن ابی حدیث (۳۱۹۵)

”حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں حلال کہا ہے اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں حرام کہا ہے۔ اور جس چیز کے بارے میں اس نے خاموشی اختیار فرمائی ہے اور وہ بھی بھول سے نہیں بلکہ تم پر رحم و کرم کرتے ہوئے فرمائی ہے۔ لہذا وہ چیز معاف یعنی مباح ہے۔“ (نوٹ: کتاب ”تہذیب الفروق والقواعد السنیہ فی الاسرار الفقہیہ“ معروف تو یہ ہے کہ یہ کتاب الشیخ عبدالغنی النابلسی کی ہے۔ جبکہ یہ نسبت محل نظر ہے کیونکہ دراصل یہ کتاب شیخ محمد علی ابن حسین اکملی المالکی کی ہے۔ قاتلہ اور علامہ مناوی نے ماسکت عنہ کی شرح بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس کے حلال یا حرام ہونے کے بارے میں کوئی نص واضح و خفی موجود نہ ہو وہ چیز مباح ہے اور جب تک اس کے بارے میں ممانعت وارد نہ ہو اس کا استعمال حلال ہے۔

(۲).... آگے شیخ نابلسی لکھتے ہیں کہ شیخ علی اجصوری نے ”غایۃ البیان لحل مالا یغیب العقل من الدخان“ نامی رسالہ لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تمباکو نوشی شروع کرنے والے کو جو فتور جسمانی پہنچتا ہے وہ اتنا بھی نہیں ہو تا کہ عقل ہی زائل ہو جائے اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اس سے عقل زائل ہو جاتی ہے تب بھی یہ قطعی ثابت ہے کہ نشہ آور نہیں ہے۔ لہذا جس کی عقل زائل نہ ہو اس کے لئے اس کا استعمال جائز ہوا۔

(۳).... ایسے ہی شیخ محی الدین احمد الکردی الجزیری بھی تمباکو نوشی کو حلال قرار دیتے ہیں

انہوں نے اپنے ایک قول میں دلیل یہ دی ہے کہ منافع میں اصل اباحت ہے اور پھر منافع کی اباحت کو ثابت کرنے کیلئے تین آیات ذکر کی ہیں جن میں سب سے پہلی آیت سورۃ البقرہ کی ہے جس میں مذکور ہے خلق لكم ما فى الارض جميعاً (سورۃ البقرہ ۲۹) زمین میں جو کچھ ہے اللہ نے وہ تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔ یہاں لکم کی لام نفع کیلئے ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نفع بخش چیز سے نفع حاصل کرنا شرعاً جائز ہے اور یہی مطلوب ہے۔

دوسری آیت سورۃ اعراف کی ہے جس میں ہے:

قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده (سورۃ الاعراف - ۳۲) (اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے کس نے اللہ کی اس زینت کو حرام کر دیا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے نکالا تھا۔ اور زینت انتفاع پر دلالت کرتی ہے۔ اور تیسری آیت سورۃ المائدہ کی ہے جس میں ہے:

”اليوم احل لكم الطيبات“ (سورۃ المائدہ ۵) آج تمہارے لئے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ طيبات سے مراد پاکیزہ چیزیں ہیں اور اس ارشاد کے الفاظ اس بات کے متقاضی ہیں کہ تمام منافع حلال ہیں اور تمباکو نوشی کے بارے میں ہی شیخ کردی اپنے دوسرے قول میں کہتے ہیں کہ نقصان دہ اشیاء میں اصل حرمت و ممانعت ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے:

”لا ضرر ولا ضرار فى الاسلام“ (صحیح الجامع الصغیر) کہ اسلام میں نہ ضرر پہنچانا روا ہے نہ ضرر سہنا۔ اور پھر اہل فقہ کا ضابطہ ہے کہ کسی چیز کا استعمال تین وجوہات کی بناء پر حرام ہوتا ہے ایک تو اس کے نشر آور ہونے کی وجہ سے جیسے بچ و بھنگ یا حشیش و چرس ہے دوسرے اس کے جسم کے لئے نقصان دہ ہونے کی وجہ سے جیسے مٹی و تریاق ہے اور تیسرے اس کے گندہ ہونے کی وجہ سے جیسے ریشہ اور تھوک۔

اگرچہ یہ چیزیں ظاہر ہیں بالجملہ یہ کہ اگر ثابت ہو جائے کہ تمباکو میں نفع نہیں محض نقصان ہی نقصان ہے۔ تو پھر اس کی حرمت کا فتویٰ دینا جائز ہے اور اگر اس کے مضرات

ثابت نہیں ہوتے تو پھر اصل اس کا حلال ہونا ہی ہے۔ جبکہ حلت کے فتویٰ میں مسلمانوں سے حرج کو دفع کرنا بھی ہے کیونکہ ان کی اکثریت اس میں مبتلا ہوگی ایسے میں اس کی حلت کا فتویٰ اس کی حرمت کے فتویٰ سے آسان ہے اور نبی اکرم ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آسان کو ہی اختیار فرمایا۔ اور تھوڑا ہی آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اسے حرام قرار دینا ایک مشکل امر ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ ہاں اگر یہ بعض طبائع کیلئے نقصان دہ ہو تو ان کے لئے یہ حرام ہے اور بعض کیلئے نفع بخش ہو اور وہ اسے بطور علاج استعمال کریں تو پھر مرغوب ہے اور مصلحہ کوئی اسے نئی چیز یا بدعت قرار دے تو یہ کوئی بات نہیں کیونکہ یہ کھانے پینے میں بدعت ہے نہ کہ امور دین میں۔ (تہذیب الفروق ۲۲۰/۱ بحوالہ موفی الاسلام ۱۷۰-۱۷۲)

مختصر جائزہ: امانت علی کے پیش نظر ہم نے تمباکو نوشی کے حلال و مباح کئے والوں کے دلائل ذکر کر دیئے ہیں۔ جن کا دائرہ تین نکات پر مرکوز ہے۔

پہلا: یہ کہ جس چیز کے بارے میں قرآن میں خاموشی اختیار کی گئی ہو اور دوسری بھی کوئی ممانعت نہ آئی ہو وہ حلال و مباح ہے۔

دوسرا: یہ کہ تمباکو چونکہ عقل کو زائل نہیں کرتا یا کم از کم نشہ آور نہیں لہذا مباح ہے۔

تیسرا: یہ کہ منافع میں اصل اباحت ہے۔

ان تینوں نکات یا دلائل کا تفصیلی جائزہ تو آگے آہی جائے گا لیکن سر دست یہاں صرف اتنا عرض کر دیں کہ قرآن کریم تو واقعی تمباکو کے بارے میں خاموش ہے حتیٰ کہ سنت رسول ﷺ آثار صحابہ و تابعین اور اقوال آئمہ مجتہدین میں بھی اس کے خلاف کوئی صراحت نہیں اور ہوتی بھی کیسے جبکہ یہ دسویں صدی ہجری کے بعد کی پیداوار ہے۔ مگر ایسا بھی نہیں کہ شرعی قواعد بھی اس کے بارے میں بالکل خاموش ہیں بلکہ ان میں دیگر کثیر اشیاء کی طرح تمباکو کے حکم کو حاصل کرنے کا پیمانہ بھی مذکور ہے اور اسکے حلال و مباح نہ ہونے کے ایک دو نہیں بلکہ کئی دلائل موجود ہیں۔ اور یہ تمباکو مانا کہ عادی لوگوں کی عقل کو زائل نہیں کرتا۔ مگر غیر عادی پر اس کا اثر آزما کر کوئی بھی دیکھ سکتا ہے کہ عقل کو

زائل کرتا ہے یا نہیں۔ ذرا کسی غیر علوی شخص کو ایک سگریٹ پلا کر یا بیڑی دے کر یا تمباکو والا پان کھلا کر یا نسوار رکھوا کر تو دیکھیں نتیجہ سامنے آجائے گا کہ کتنی دیر ہوش ٹھکانے نہیں رہتی۔ زوال عقل اور کیا ہوتا ہے؟

اور بلاشبہ یہ نشہ آور نہ ہی ہو گا مگر اس کا مخدر و مفتر ہونا تو یقینی ہی ہے کہ یہ جسم و جان میں فتور پیدا کرتا ہے اور اگر اس کا اندازہ کرنا ہو تو کسی علوی شخص کو سگریٹ، بیڑی، پان یا نسوار سے صرف چوبیس گھنٹے کے لئے روک دو اور پھر اسے میا کر کے اس کی جسمانی کیفیت چیک کر لو یہ کیا کیا فتور پھا کرتا ہے۔ وہ واضح ہو جائیں گے اور ابو داؤد و مسند احمد میں مذکور حدیث کی رو سے ہر مفتر بھی ممنوع ہے۔

قائدہ:

اور تیسرا نقطہ جو ہے کہ منافع میں اصل اباحت ہے۔ اگر اس قائدہ کو مطلقاً ہی مان لیا جائے تو پھر تمباکو تو کیا بہت سی دیگر اشیاء بھی حلال و مباح ہو جائیں گی۔ جن کے حرام ہونے پر اکثر آئمہ و فقہاء کا اتفاق ہے اور پھر تمباکو میں منافع ہیں کون سے؟ ان کی نشاندہی کیوں نہیں کی گئی اور اگر اس کے معمولی تجارتی و مالی منافع مراد ہوں تو وہ کیا شراب میں نہیں ہیں اس کا کاروبار تو اور بھی بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔ اس کے باوجود حرام ہے اور یہ دلیل دینے والے شیخ کردی موصوف اپنے دوسرے قول میں یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اس کے مضرات ثابت نہ ہوں تو پھر یہ حلال ہے اور ہم ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ ثابت کریں گے کہ یہ انتہائی مضر ہے لہذا حلال و مباح نہ ہوا اور پھر اس کا بعض طبائع کیلئے مضر اور بعض کیلئے مفید و علاج ہونے والے قول کا وزن بھی ختم ہو گیا اور یہ مرغوب نہ رہا۔ الغرض تمباکو کو حلال قرار دینے والوں کی کسی بھی دلیل میں کوئی جان نہیں۔

حرام کہنے والوں کے دلائل اور وجوہ تحریم:

کثیر علماء نے اس کے نقصانات و مضرات اور بعض دیگر قواعد شرعیہ و اصولیہ کے پیش نظر اسے حرام قرار دیا ہے اور حرام قرار دینے والوں میں ہر مکتب فکر کے علماء شامل

ہیں۔ حنفی و شافعی بھی، حنبلی و مالکی بھی اور اہلحدیث بھی۔ اور تمباکو کو حرام قرار دینے والے علماء کا استدلال متعدد وجوہ سے ہے۔ جن میں سے پانچ وجوہ معروف ہیں۔

قواعد شرعیہ کی رو سے بھی ہر وہ چیز جو ضرر رساں ہو اس کا کھانا اور پینا ناجائز ہے یہی وجہ ہے کہ زہر اور دوسرے مملک و مضر مواد حرام کئے گئے ہیں اور علماء اسلام کا کہنا ہے کہ کوئی انسان اور بالخصوص مسلمان اپنی جان کا مالک نہیں ہے کہ وہ اس کے ساتھ جیسا چاہے سلوک کرتا پھرے۔ بلکہ اسکی صحت و مال اور اللہ تعالیٰ کی دیگر نعمتیں اس کے پاس اللہ کی امانت ہیں جن میں بے اعتدالی کا وہ مجاز نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی جان اور صحت کا مالک ہو تا تو پھر خود کسی گناہ نہ ہوتی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں فرمایا:

”وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ“ (النساء ۲۹) تم اپنے آپ کو قتل مت کرو یعنی خود کشی کا راستہ مت اختیار کرو۔ اور سورۃ البقرہ میں ارشاد الہی ہے۔

لَا تَلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (سورۃ البقرہ ۲۵) اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو اور نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے آپ نے فرمایا:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ (صحیح الجامع الصغیر ۶۵۱۷ ابن ماجہ (۲۳۴۰-۲۳۴۱) والصحیح للالبانی (۲۵) ونصب الراية ۳/۳۸۳) نہ کسی کو ضرر پہنچاؤ اور نہ خود ضرر سہو۔

ماہرین طب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمباکو نوشی و تمباکو خوری صحت کیلئے نقصان دہ ہے لہذا انقضاء مذاہب نے ان نقصانات اور بعض نصوص اور کچھ اسباب کی بناء پر تمباکو کو حرام قرار دیا ہے جنہیں ہم نے وجوہ کہا ہے وہ پانچ ہیں۔

اول: ان میں سب سے پہلی بات تو یہ کہ تمباکو مضر صحت ہے اور جو چیز ایسی ہو وہ ایک تو نصوص قرآنیہ اور ارشادات نبویہ کی رو سے حرام ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے ایسے ہی ایک صحیح حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (صحیح ترمذی)

حدیث ۱۱۲۲، صحیح سنن نسائی حدیث ۳۵۳۱
جو شخص اپنے آپکو کسی چیز سے قتل کرتا (خودکشی کرتا) چہ قیامت کے دن اسی چیز
سے عذاب دیا جائیگا۔

دوم: اور تمباکو کے حرام قرار دیئے جانے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ تمباکو استعمال کرنے
والا کوئی شخص جب کچھ وقت کیلئے اسکا استعمال ترک کر دے اور پھر دوبارہ شروع
کرے تو اپنے جسم میں فوراً چکر اور ڈھیلا پن محسوس کرتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ تمباکو
مخدرات و مفسدات میں سے ہوا اور ایسی کوئی بھی چیز ابو داؤد و مسند احمد میں مذکور حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث رسول اللہ ﷺ کی رو سے ممنوع ہے۔

سوم: اور تیسری وجہ حرمت یہ کہ اس کے تلخ ذائقہ اور ناپسندیدہ بو یعنی بدبو کی بناء پر
اسے خبائث میں سے شمار کیا گیا ہے جو کہ نص قرآنی کی رو سے حرام ہیں۔ جیسا
کہ سورہ اعراف میں نبی اکرم ﷺ کے فرائض منصبی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے
آپؐ کا ایک فریضہ یہ بتایا ہے:

”وَيَحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَيُحْرَمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثُ“
(سورہ الاعراف ۱۵۸)

اور آپ ان کیلئے پاکیزہ اشیاء کو حلال اور خبیث اشیاء کو حرام کرتے ہیں۔

چہارم: اور اس کی وجہ تحریم میں سے چوتھی یہ کہ تمباکو نوشی نہ کرنے والوں کو اس
کے دھوئیں کی بدبو ازیت پہنچاتی ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ یہ فرشتوں کیلئے
بھی ازیت ناک ہے۔ کیونکہ وہ بھی ہر اس چیز سے ازیت پاتے ہیں جو بنی آدم کیلئے باعث
ازیت ہے جبکہ کسی مسلمان کو ازیت پہنچانا قرآن و سنت ہر دو کی رو سے حرام ہے چنانچہ
سورہ احزاب میں ارشاد الہی ہے:

”وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغَيْرِ مَا
اَكْتَسَبُوا- فَقَدْ احْتَمَلُوا بِهْتَانًا وَاِثْمًا مُّبِينًا“ (سورہ
الاحزاب ۵۸)

جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت پہنچاتے ہیں انہوں نے ایک

بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔

ایسے ہی طبرانی اوسط کی حسن سند والی حضرت انس رضی اللہ سے مروی ایک مرفوع حدیث میں بھی ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی وہ عنقریب ہی اسے پکڑے گا۔

پنجم: تمباکو کو حرام قرار دینے کی پانچویں وجہ یہ ہے کہ اس کی خرید پر روزانہ، ماہانہ اور سالانہ جتنا پیسہ خرچ ہوتا ہے وہ اسراف و تبذیر اور فضول خرچی شمار ہوتا ہے اور جیسا کہ مارفین و ہیروئن کے ضمن میں پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ فضول خرچی تو حلال و مباح اشیاء میں بھی جائز نہیں اور فضول خرچی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ اسراء میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے:

”ولا تبذر تبذیراً ان المبذرين كانوا اخوانا

الشیاطین و کان الشیطان لربہ کفوراً (مورۃ الاسراء ۲۶-۲۷)

فضول خرچی مت کرو۔۔ فضول خرچی کرنے والے لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں

اور شیطان اپنے رب کا ناشکر ہے۔

اور جب مباح و حلال اشیاء میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کے بھائی کہا گیا ہے تو جو شخص تمباکو جیسی مضر صحت چیز کیلئے فضول خرچی کرے اس کا کیا انجام ہوگا جبکہ صحیح بخاری و مسلم میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”ان رجلاً یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق۔ فلہم

النار یوم القیامہ (صحیح بخاری ۲۹۵۰)

جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں۔ (یعنی اسے ممنوع

اشیاء میں صرف کرتے ہیں) قیامت کے دن وہ جہنم رسید کئے جائیں گے۔

جبکہ بخاری شریف میں ایک اور ارشاد نبوی ﷺ بھی ہے جس میں مال ضائع

کرنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری ۲۲۷۷، مسلم ۵۹۳)

اس سے بڑھ کر ضیاع اموال اور کیا ہو گا کہ اسے آگ کی نذر کر دیا جائے۔ اگر کوئی شخص کرنسی نوٹ کو آگ لگا دے تو ہم بحث سے اس پر جنون و پاگل پن کا فتویٰ داغ دیتے ہیں۔ اور جو شخص نہ صرف مال بلکہ اپنی صحت اور جان کو بھی سگریٹ اور تمباکو کی دھیمی دھیمی آنچ سے جلا کر راکھ کر رہا ہو اس کے بارے میں کیا کہا جائے گا۔ (اتذہنین فی ضوء العلم الحدیث - ۲۳: بقرن و اضافات مفیدہ)

مختلف مکاتب فکر کے فقہاء و علماء کی تصریحات

معروف حنفی عالم و فقیہ اور شارح بخاری علامہ عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے حنفیہ: رسالہ تحریم اتذہنین میں فرماتے ہیں کہ تمباکو نوشی چار وجوہات کی بناء پر حرام ہے۔

پہلی وجہ: یہ کہ معتبر اطباء کی تحقیقات و اطلاع کے مطابق تمباکو مضر صحت ہے اور جو چیز ایسی ہو اس کا استعمال بالاتفاق حرام ہے۔

دوسری وجہ: تمباکو ماہرین طب کے نزدیک بالاتفاق ان مخدرات و مفترات میں سے ہے جن کا استعمال شرعاً منع ہے کیونکہ ابو داؤد اور مسند احمد میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے۔

”نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل

مسکرو و مفسر“ (مختصر ابی داؤد للمندری مع معالم السنن خطابی و تہذیب ابن قیم ۲۶۹/۵)

”نبی اکرم ﷺ نے ہر نشہ آور اور جسم میں فتور پیا کرنے والی چیز سے منع فرمایا

ہے۔

اور یہ تمباکو اطباء کے نزدیک بالاتفاق مفسر ہے اور تمباکو یا دیگر اشیاء کے بارے میں اطباء کی رائے متقدمین و متاخرین تمام فقہاء کے نزدیک حجت ہے۔

تیسری وجہ: یہ کہ اس کی بدبو بڑی کمرہ سی ہوتی ہے جو تمباکو نوشی نہ کرنے والوں کو اذیت پہنچاتی ہے۔ خصوصاً صحیح بخاری و مسلم میں حضرت جابر

جو شخص سے مروی ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”من اكل ثوما او بصلاً فليعتزلنا و ليعتزل

مسجدنا وليقع في بيته“

جس نے (کچا) لسن یا پیاز کھلایا وہ ہم سے الگ رہے اور ہماری مسجد سے بھی دور رہے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

اور یہ بات معروف و معلوم ہے کہ تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والی بدبو لسن اور پیاز کی بدبو سے کسی طرح بھی کم مکروہ نہیں ہے۔

چوتھی وجہ: یہ کہ یہ فضول خرچی ہے اور اس میں ضرر سے خالی کوئی بھی مباح نفع نہیں ہے بلکہ ماہرین کے نزدیک اس میں یقینی ضرر ہے۔ (بحوالہ

فتویٰ فی حکم شرب الدخان ص ۱۷۸ شیخ محمد بن ابراہیم مفتی الدیار السعویہ صفحہ ۵۳)

شیخ ابو الحسن عمر بن احمد مصری: علماء احناف میں سے ہی ایک دوسرے عالم شیخ ابو الحسن عمر بن احمد مصری کہتے

کہ صحیح شرعی آٹار و نقول اور صریح عقلی دلائل و براہین تمباکو نوشی کے حرام ہونے کا اعلان کرتی ہیں۔ یہ ۱۰۰۰ھ کے قریب کی پیداوار ہے اور اس کا ظہور سب سے پہلے یہود و نصاریٰ اور آتش پرست مجوسیوں کے علاقوں میں ہوا اور وہاں سے ایک یہودی شخص جو اپنے آپ کو حکیم سمجھا کرتا تھا اسے ارض مغرب میں لایا اور لوگوں کو اس کے استعمال کی دعوت دی اور سب سے پہلے اسے روم میں ایک یہودی اٹھلین نامی عیسائی لایا اور اسے سوڈان میں پہنچانے والا پہلا شخص آتش پرست مجوسی تھا پھر مصر و حجاز اور دوسرے ممالک میں یہ پہنچا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر نشہ آور سے منع فرمایا ہے اور اگر کوئی کہے کہ یہ نشہ آور نہیں ہے تو اس سے انکار کیسے کیا جاسکتا ہے کہ یہ مخدر مفتر ہے اور استعمال کرنے والے شخص کے ظاہری و باطنی اعضاء میں فوری پکا کرتا ہے اور ویسے بھی نشہ سے مراد مطلق عقل کو ڈھانپنا ہے۔ چاہے اس کے ساتھ شدید طرب و مستی نہ بھی ہو اور یہ حالت بلاشبہ تمباکو کا استعمال کرنے والے کو شروع میں ضرور پیش آتی ہے اور اگر اسے نشہ آور نہ بھی تسلیم

کیا جائے تو مخدرو مفتری سہی اور ایسی اشیاء بھی ابو داؤد و مسند احمد میں مذکور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ارشاد کی رو سے منع ہیں جس میں ہے:

”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن مسکرو مفتر“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔

اور علماء کرام نے کہا ہے کہ مفتر وہ چیز ہے جو ہاتھوں اور پاؤں میں ڈھیلا پن اور فتور پیدا کرے۔ تمباکو کے حرام ہونے کی دلیل کے طور پر تو صرف یہی حدیث کافی ہے جبکہ یہ مضر روح و بدن اور مفسد قلب ہونے کے علاوہ قویٰ کو کمزور کرتا اور رنگ کو بدل کر زرد کر دیتا ہے اور ماہرین طب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ مضر ہے۔ بدن و مال، عزت و آبرو اور مروت ہر چیز کیلئے مضر ہے کیونکہ اس میں فاسقوں سے مشابہت پائی جاتی ہے اور وہ یوں کہ اسے عموماً فاسق لوگ ہی استعمال کرتے ہیں اور پھر اسے استعمال کرنے والے شخص کے منہ سے آنے والی بدبو بڑی خبیث و ناگوار ہوتی ہے۔ (بحوالہ نوئی فی حکم شرب الدخان صفحہ ۱۵-۱۶)

اور انہی شیخ ابو الحسن عمر بن احمد مصری نے تمباکو کے بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ تمباکو ایک خبیث چیز ہے اور مصر و حجاز، روم اور یمن کے کثیر معتبر علماء کے نزدیک اس کی حرمت ثابت ہو چکی ہے اور اسکی حرمت کے قول سے توقف کرنے والے شخص کے بارے میں موصوف نے بڑے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور لکھا ہے:

”و حرمتہ لا یتوقف فیہا الا مخذول مکابر معاند

قد اعمی اللہ بصیرتہ“

اور اسکی حرمت کے بارے میں صرف وہی شخص توقف کر سکتا ہے جو معاند و متکبر ہو اور جس کی بصیرت کو اللہ نے مٹا دیا ہو۔

اور پھر اس کی حرمت کے اسباب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ خبیث و نشہ آور ہے (یا کم از کم مفتر ہے) جسم، دل، دین اور مال کیلئے مضر ہے اور یہاں تک لکھا گیا ہے کہ

تंबاکو کا استعمال کرنے والا جب اسے نہ پائے تو اسے حاصل کرنے کیلئے خصوصاً جب پیسوں سے خرید سکنے کا موقع نہ ہو انتہائی اخلاقی پستی پر اتر آتا ہے اور وہ گھس کے فقدان کی حالت میں اور کثرت استعمال پر نشہ کی ہی کیفیت میں ہوتا اور گوز مارتا پھرتا ہے اور خود اسے اس بات کا شعور و احساس بھی نہیں ہوتا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

اور ان مذکورہ دو حنفی علماء کے علاوہ روم کے شیخ محمد الخواجه عیسیٰ الشہاوی شیخ مکی بن فروخ، شیخ سعد البلخی الدینی اور شیخ ابو سعود مفتی استنبول (ترکی) بھی علماء احناف میں سے ہی ہیں اور انہوں نے بھی تمباکو کے استعمال کو حرام قرار دیا ہے۔ (بحوالہ الخمر و سائر المنکرات صفحہ ۱۹۱ و فتویٰ شیخ محمد ابراہیم ۹)

اور شیخ صالح حنفی نے تمباکو کی حرمت کے بارے میں ایک رسالہ ”فیض الرحیم الرحمن فی تحریم الدخان“ لکھا ہے۔ (الحوار المسین عن اضرار التدخين والتدخين للنفسی۔ ۵۰)

علماء و فقہاء شافعیہ کی تحریمی تصریحات

علمائے احناف کی طرح ہی شافعی علماء میں بھی کثیر اہل علم اسے حرام قرار دیتے ہیں چنانچہ فقہائے شافعیہ میں سے شیخ عبد الرحیم القذی معروف عالم جو کہ شیخ انجم القذی الشافعی کے نام سے مشہور ہیں وہ لکھتے ہیں کہ:

”تمباکو جو کہ ۱۰۱۵ھ کی پیداوار ہے اور (ان کے نزدیک) اس کا ظہور دمشق میں ہوا تھا۔ اسے استعمال کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ نشہ آور نہیں۔ اگر ان کی یہ بات مان بھی لی جائے تو اس سے انکار ممکن نہیں کہ یہ مفتر ہے۔ اس بناء پر حرام ہے کیونکہ ابو داؤد و مسند احمد میں ام المومنین حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے۔

”نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکرو مفتر۔“

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہر نشہ آور اور فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔

وہ مزید فرماتے ہیں کہ:

”اس کا ایک دو مرتبہ استعمال تو کبیرہ گناہ نہیں البتہ اگر اس کے مسلسل استعمال پر

اصرار کیا جائے تو پھر یہ کبیرہ گناہ بن جاتا ہے۔

صغیرہ گناہ کے کبیرہ بن جانے کی پانچ وجوہات:

بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ کسی بھی صغیرہ گناہ کو پانچ وجوہات میں سے کسی ایک کے

پائے جانے سے کبیرہ گناہ شمار کیا جاتا ہے ان میں سے

(۱)۔۔۔ پہلی یہ کہ اس فعل پر اصرار کیا جائے۔

(۲)۔۔۔ دوسری یہ کہ اس فعل کے ارتکاب کو معمولی سمجھا جائے۔

(۳)۔۔۔ تیسری یہ کہ اس کے ارتکاب پر فرحت و سرور کا اظہار کیا جائے۔

(۴)۔۔۔ چوتھی یہ کہ اس فعل کو لوگوں کے مابین اظہار فخر کا ذریعہ بنایا جائے۔

(۵)۔۔۔ اور پانچویں یہ کہ اس فعل کا صدور و ارتکاب کسی عالم دین یا ایسے شخص سے ہو جس

کی دوسرے اقتداء کرتے ہوں۔ (بحوالہ فتاویٰ شیخ محمد بن ابراہیم)

الشیخ محمد بن ابراہیم نے کسی بھی صغیرہ گناہ کے کبیرہ ہو جانے کیلئے ان پانچ امور میں

سے کسی ایک کا پایا جانا کافی قرار دیا ہے۔ جبکہ تمباکو نوشی میں تو کوئی ایک نہیں بلکہ بعض

لوگوں میں بیک وقت پانچوں اور کچھ لوگوں میں چار اسباب یکجا ہوتے ہیں۔ اصرار بھی ہوتا

ہے مسلسل استعمال کیا جاتا ہے اسے عموماً معمولی بھی سمجھا جاتا ہے اس کا استعمال خوشی خوشی

سبھی کیا جاتا ہے۔ فخر و مباہات کے لئے اس کی مختلف اقسام اور متعدد طریقوں سے اس کے

استعمال کا نظارہ بھی کیا جاتا ہے۔ یہ چار امور تو عام لوگوں میں یکجا ہوتے ہیں اور جو لوگ

اہل علم یا مقتدی قسم کے ہیں ان میں پانچوں ہی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

شیخ محمد بن علان صدیقی: علماء شافعیہ میں سے ہی ایک شیخ محمد بن علان

صدیقی بھی ہیں جو کہ علماء حرمین شریفین میں سے

الشیخ المحقق عبد الملك العصاص کے شاگرد اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی معروف علم کتاب

ند ریاض الصالحین کی شرح دلیل الصالحین کے مولف ہیں جو کہ ۲۰ صفر ۹۹۳ھ میں مکہ مکرمہ

میں پیدا ہوئے اور ۲۱ ذوالحجہ ۱۰۵۸ھ میں وفات پائی اور مکہ ہی کے قبرستان ”جنت

المعلّاء“ میں دفن کئے گئے ”رحمة الله رحمة واسعة“ اور ان کی تاریخ

پیدائش و وفات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ان کے شباب کے زمانہ میں یہ تمباکو ظہور پذیر ہوا اور موصوف نے اس کا بڑا بروقت نوٹس لیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے تمباکو کی حرمت کے بارے میں دو رسالے لکھے۔ جن میں سے ایک کا نام ”تحفة ذوی الادراک فی منع من التنباک“ ہے جبکہ دوسرا رسالہ ”اعلام الاخوان بتحریم تناول الدخان“ ہے۔ (دلیل القاطن صفحہ ۷، طبع بیروت) اس میں موصوف لکھتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عقل کو تمام مخدرات و مفترات سے محفوظ رکھنا واجب ہے اور تمباکو نوشی و تمباکو خوری کرنے والا ہر شخص اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ شروع میں تمباکو کا استعمال کرنے پر وہ سر کو چکرا دیتا ہے۔ لہذا اس کے حرام ہونے پر یہی دلیل کافی ہے کیونکہ ہر وہ چیز جو کسی بھی طرح عقل کو متغیر کر دے یا اس کا استعمال عقل پر منفی اثر مرتب کرے حرام ہے اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ ”کل مسکر حرام“ ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اس میں نشہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ مطلق عقل کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اگرچہ اس میں شدید طرب و مستی نہ ہو اور بلاشبہ یہ بات ہر نئے استعمال کرنے والے کو محسوس ہوتی ہے اور یہ بات کہ جب کوئی شخص اس کے استعمال کا علوی ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس کیفیت سے دوچار نہیں ہوتا یہ اس کے حرام ہونے کے ثبوت کو مضر نہیں ہے۔ کیونکہ علوی تو اگر کوئی شراب کا ہو جائے اس میں وہ بھی کوئی خاص تغیر واقع نہیں کرتی۔ مگر اس کے باوجود شراب حرمت کے حکم سے خارج نہیں ہو پاتی کیونکہ عقل میں تغیر واقع کرنا دراصل اس کا خاصہ ہے اور یہی معاملہ تمباکو کا بھی ہے۔

(جوازہ موقف الاسلام ص ۱۷۴-۱۷۵، عقد من الدلائل الواضحات ص ۱۷۱ و قد اشار الی موافقت و

قول ابن علان کل من الشائخ۔ محمد بن ابراہیم فی فتاویٰ ص ۹ و احمد بن حجر آل بو طائی فی کتابہ الخمر ص ۱۲۰)

اور ان دو شافعی علماء و فقہاء کے علاوہ شافعی علماء یمن میں سے شیخ ابراہیم بن جعان، ان کے شاگرد شیخ ابو بکر الاحمد، ایسے ہی شیخ قلیوبی، شیخ بھیرمی اور دوسرے کثیر علماء شافعیہ نے بھی تمباکو نوشی اور تمباکو خوری کو حرام قرار دیا ہے۔ (الجزء ایضاً ص ۲۰۔ والفتویٰ ص ۹)